Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹ ۴۴

ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۳۱/۶۶	۲۴ ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ ۶ فتح ۱۳۵۶ ہش ۶ دسمبر ۱۹۷۷ء	نمبر ۲۷۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ فتح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

ابھی فلو کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

میری ہمشیرہ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ (والدہ عزیزم قریشی محمد اسلم صاحب مبلغ اسلام گی۔ آنا کی آنکھ کا اپریشن سرگودہا کے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں ہوا ہے۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے اور انہیں اور ان کے سب بچوں کو صحت اور کام والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

(محمد عبد اللہ قریشی آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

"گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے؟"

ماہِ دسمبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مضمون "گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے" مقرر ہے قائدین یہ کتاب مرکز سے منگوا کر خدام کو مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اَب تا اطلاع ثانی ملاقات نہیں ہو گی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کی مصروفیات کی وجہ سے اَب تا اطلاع ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات نہیں ہو گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

احباب جلسہ سالانہ پر ضرور تشریف لائیں اور ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں

جلسہ میں آنے والوں کی معرفت میں ترقی ہو گی اور تعلقاتِ اخوت استحکام پذیر ہوں گے

"اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے۔ ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقاتِ اخوت استحکام پذیر ہوں گے .... سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدرِ ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء (بروز پیر، منگل، بدھ) بمقام ربوہ منعقد ہو گا۔ احبابِ جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے اس مقدس جلسہ میں شامل ہونے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۶ فتح ۱۳۵۶ ہش
۶ دسمبر ۱۹۷۷ء

نئی رُوحانی حیات سے ہمکنار ہونے کا ایک خاص وسیلہ

مامورینِ الٰہی اصلاحِ خلق کی غرض سے دنیا میں مبعوث کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایسے وقت میں جبکہ عام گمراہی دنیا میں پھیل جاتی ہے اسی لئے مبعوث فرماتا ہے کہ وہ لوگوں کو راہِ خدا کی طرف بُلائیں اور پھر ان کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ کے عبد بن جائیں۔

جو لوگ مامورینِ الٰہی پر ایمان لے آتے ہیں ان کی تربیت کرنے میں وہ دو طریق اختیار کرتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ ان کی زندگیوں میں پاک تبدیلی لانے اور انہیں رو بخدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ دعائیں کرتے ہیں دوسرے یہ کہ وہ گاہے گاہے اپنے متبعین کو بُلا کر انہیں اپنی صحبت میں رکھتے ہیں اور وعظ و نصیحت اور باطنی جذب و کشش کے ذریعہ انہیں تزکیۂ نفس کی دولت سے مالامال کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ ان کی مقبول دعائیں اور ان کی تریاقی صحبت کی انقلاب انگیز تاثیرات ان کے متبعین کی کایا پلٹ کر رکھ دیتی ہیں حتّٰی کہ وہ زمین پر رہنے کے باوجود عالمِ بالا کی مخلوق نظر آنے لگتے ہیں۔

اسی لئے ہر مامور من اللہ کے متبعین کا یہ فرض ہوتا ہے کہ جب بھی وہ انہیں بُلائے اور اپنے گرد آ جمع ہونے کے لئے پکارے تو وہ بلا توقف اس کی خدمت میں جا حاضر ہوں اور پھر اُس کے ارشادات اور ہدایات کو بہت توجہ اور غور سے سُنیں اور ان پر بدل و جان عمل پیرا ہوں اور اُس کے انوار و برکات کو زیادہ سے زیادہ اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کریں۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو بطور خاص یہ ہدایت فرمائی ہے کہ جب بھی مامور من اللہ انہیں ایک نئی روحانی حیات سے مالامال کرنے کے لئے بلائے تو فوراً لبیّک کہتے ہوئے اس کی خدمت میں جا حاضر ہوں اور اس کے انوار و برکات سے مستفیض ہو کر اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ (الانفال آیت ۲۵)

ترجمہ:- اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی بات سُنو جبکہ وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے پکارے۔ اور جان لو کہ اللہ انسان اور اس کے دل میں حائل ہے اور یہ کہ تم اُسی کی طرف زندہ کر کے لوٹائے جاؤ گے۔

اس آیت میں تو اللہ تعالیٰ نے مامور من اللہ کی آواز پر لبیّک کہنے اور اُس کے پاس آ جمع ہونے کی ہدایت دیکر اس کی حکمت بیان فرمائی ہے اور وہ یہی ہے کہ اس ہدایت پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں مومنوں کو ہر بار ایک نئی روحانی حیات سے ہمکنار ہونے کی غیر معمولی سعادت میسر آئے گی۔ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو خبردار فرمایا ہے کہ وہ مامور من اللہ کے بلانے کو اس طرح کا بلانا نہ سمجھیں جس طرح وہ آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہیں بلکہ مامور من اللہ کا اپنے متبعین کو بُلانا اپنے اندر بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ وہ جب بھی بلاتا ہے تو انہیں ایک نئی روحانی حیات سے بہرہ ور کرنے کے لئے بلاتا ہے۔ اس کے باوجود اگر وہ اسکے بلانے پر اُس کے حضور حاضر نہ ہوں گے تو یہی نہیں کہ وہ ایک نئی روحانی حیات سے ہمکنار ہونے سے محروم رہیں گے بلکہ انہیں اس کا زبردست خمیازہ بھگتنا پڑے گا اور وہ خمیازہ یہ ہو سکتا ہے کہ کہیں وہ کسی آفت میں مبتلا نہ ہو جائیں یا اس حکم عدولی اور لاپرواہی کے نتیجہ میں انہیں دردناک عذاب سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ ایسی صورت میں کفِ افسوس ملنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا اور انہیں اپنے کئے کی سزا بھگتنا پڑے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا:-

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۗ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ (النور آیت ۶۴)

ترجمہ:- (اے مومنو!) یہ نہ سمجھو کہ رسول کا تم میں سے کسی کو بُلانا ایسا ہی ہے جیسا کہ تم میں سے بعض کا بعض کو بُلانا۔ اللہ ان لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے پہلو بچا کر چلے جاتے ہیں۔ پس چاہیئے کہ جو اس (یعنی رسول) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اس بات سے ڈریں کہ ان کو اللہ کی طرف سے کوئی آفت نہ پہنچ جائے یا انکو دردناک عذاب نہ پہنچ جائے۔

اس سے ظاہر ہے کہ مامور من اللہ کے بلانے پر اس کی خدمت میں حاضر ہونے کی پرواہ نہ رکھنا کوئی معمولی فروگذاشت نہیں ہے بلکہ یہ اتنی بڑی معصیت ہے کہ انسان کہیں کا بھی نہیں رہتا اور ہو سکتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں اسے انتہائی دردناک سزا سے دوچار ہونا پڑے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس فروگذاشت اور اس کے عبرتناک انجام سے بہت زوردار الفاظ میں خبردار فرمایا ہے اور اس سے خبردار فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک خواب کے ذریعہ آپ پر اس فروگذاشت کا عبرتناک انجام منکشف فرمایا۔ چنانچہ آپ نے ۹ مارچ ۱۹۰۳ء کو وہ خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

”مَیں نے (خواب میں) دیکھا کہ اپنی جماعت کے چند آدمی کُشتی کر رہے ہیں۔ مَیں نے کہا آؤ مَیں تم کو ایک خواب سُناؤں مگر وہ نہ آئے۔ مَیں نے کہا کیوں نہیں سُنتے جو شخص خدا کی باتیں نہیں سُنتا وہ دوزخی ہوتا ہے۔“

(البدر ۲۰ مارچ ۱۹۰۳ بحوالہ ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۸۵)

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے اپنے احباب کو بُلانے پر فوراً آ حاضر ہونے اور دینی باتوں کو بہت توجہ اور غور سے سُننے کی بار بار تلقین فرمائی چنانچہ ایک موقع پر فرمایا:-

”مَیں پھر پکار کر کہتا ہوں اور میرے دوست سُن رکھیں کہ وہ میری باتوں کو ضائع نہ کریں اور ان کو صرف ایک قصہ گو یا داستان گو کی کہانیوں ہی کا رنگ نہ دیں بلکہ مَیں نے یہ ساری باتیں نہایت دلسوزی اور سچی ہمدردی سے جو فطرتاً میری روح میں ہے کی ہیں۔ ان کو گوشِ دل سے سُنو اور ان پر عمل کرو۔“ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۴۲)

الغرض مامور من اللہ اور اس کے خلفاء کے بلانے پر فوراً لبیّک کہتے ہوئے جا حاضر ہونا اور پھر ارشادات کو توجہ اور غور یعنی گوشِ دل سے سُننا اور ان پر عمل کرنا ازبس ضروری ہے۔ اس کے بغیر انسان نئی روحانی حیات سے ہمکنار نہیں ہو سکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ مامورین اللہ یا اُس کا کوئی نائب یا خلیفہ جب بھی اپنے متبعین کو بلاتا ہے تو وہ اس طرح اُنہیں باذن اللہ ایک موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ آئیں، گوشِ دل سے اس کی باتوں کو سُنیں اور ایک نئی روحانی حیات سے ہمکنار ہوں۔

پھر جلسہ سالانہ کے ایّام ہیں آئے

پھر جلسہ سالانہ کے ایّام ہیں آئے
انوار کے، برکات کے سامان ہیں لائے
وہ محفلِ عُشّاق کی پُرسوز دُعائیں
تکبیر کے نعروں کی وہ جاں بخش صدائیں
اسلام کی فوجوں کے وہ جانباز سپاہی
تثلیث پہ جو لائے ہیں لاریب تباہی
پیغام وہ ”اسلام کی عظمت کے نشاں“ کا
”تُم“ کہنا وہ فرزندِ مسیحائے زماں کا
ربوہ کی وہ پُرکیف و پُرانوار فضائیں
مسجد کے مؤذّن کی وہ پُرسوز نوائیں
ساقی! تیرا مے خانہ ہمیشہ رہے آباد
ساجد سے گنہگار بھی ہوتے رہیں شاداب

سید ودود احمد ابن سید محمود احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے نظیر قوتِ قدسیہ

مکرم ملک سعید احمد صاحب رشید متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بے نظیر قوتِ قدسیہ کے سبب سب انبیاء سے افضل ہیں آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے جو بے نظیر قوتِ قدسیہ عطا فرمائی وہ کسی اور نبی کو عطا نہیں ہوئی تھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"انبیاء کے اقوال میں ایک اثر ہوتا ہے وہ اپنے ساتھ قوتِ قدسیہ رکھتے ہیں یہ قوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے زیادہ تھی۔"

(الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۳)

"یوں تو ہر ایک نبی نے اپنے اپنے وقت میں اپنی قوم کی اصلاح کی اور اس کو درست کیا۔ مگر جس شان اور رتبہ کی اصلاح ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اس کو کسی اور کی اصلاح نہیں پہنچ سکتی۔ بلکہ اس کے مقابل پر دوسری اصلاحیں ہیچ نظر آتی ہیں .... ہمارے پیغمبر خدا صلعم کی قوت قدسی اس درجہ تک پہنچی ہوئی تھی کہ اگر تمام انبیاء علیہم السلام کے مقابلہ میں دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ کسی نے آپ کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں کیا۔"

(الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۲ء)

آپ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوتِ قدسیہ میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ اگر انسان دس دن بھی آپؐ کی سچی اتباع کرے تو وہ وہ نور اور روشنی حاصل کر لیتا ہے جو پہلے ہزاروں برس تک نہیں مل سکتی تھی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلۂ نبوت میں اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر، تمام مرسلوں کا تاج۔ جس کا نام محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیرِ سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزاروں برس تک نہیں مل سکتی تھی"

(سراج منیر صفحہ ۷۲)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے عرب کی حالت ناگفتہ بہ تھی وہ بالکل وحشیانہ اور درندوں کی سی زندگی بسر کرتے تھے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے بے خبر محض تھے۔ خدائے واحد کی بجائے وہ بت پرستی کے دلدادہ و شیدا تھے۔ ہر قبیلہ کا الگ الگ بت تھا اور تو اور خانہ کعبہ میں ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے۔ شراب پانی کی طرح استعمال کی جاتی تھی۔ صبح و شام اور دوسرے اوقات کی شراب کے الگ الگ نام تھے شراب کے نشہ میں مدہوش لوگ متبخترانہ اور متکبرانہ انداز میں چلتے تھے۔ سہول بن عادیہ نے کہا ہے کہ:۔

"اِذَا مَا اصْطَبَحْتُ اَرْبَعًا خَطَّ مِئْزَرِی"

یعنی جب میں صبح کے وقت چار گلاس شراب کے پی لیتا ہوں تو میں نہایت متکبرانہ انداز میں چلتا ہوں میرا تہبند زمین پر گھسٹتا پھرتا ہے

جنگ و جدال عام تھی۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر جنگیں شروع ہو جاتیں اور نسلاً بعد نسلٍ چلتی چلی جاتیں ختم ہونے کا نام نہیں لیتی تھیں ان کی راتیں شراب خوری، رقص و سرود اور حرامکاری میں گزرتی تھیں۔ آخرت کا انہیں کوئی خیال نہ تھا ان کے نزدیک زندگی کا مقصد کھانا پینا اور عیش اڑانا تھا۔ فسق و فجور میں وہ انتہا تک پہنچ گئے تھے چوری، قزاقی، خونریزی، یتیموں کا مال کھانا، دوسروں کے حقوق کو دبا لینا ان کے نزدیک جائز ہی نہیں تھا روزمرہ کا معمول تھا۔ غرض ہر طرح کا اندھیرا ان پر چھایا ہوا تھا۔ حلال و حرام کی کوئی تمیز نہ تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں صدیوں کے بگڑے ہوئے لوگ اصلاح پذیر ہو گئے۔ شرک سے نفرت کرنے لگے۔ ہزاروں بتوں کی بجائے خدائے واحد کی پرستش پر الفت محسوس کرنے لگے بت پرستی دور ہو گئی اور ایسی نابود ہوئی کہ پھر عود نہ کر سکی۔ شراب کے رسیا لوگوں نے حرمت خمر کی آیت نازل ہونے کے بعد اس طرح شراب چھوڑی کہ پھر توبہ کی حالت میں ہی اس دنیا سے گزر گئے۔ ایمان میں وہ اس طرح پختہ ہو گئے کہ ان کی رات کی شراب، رات کی نماز اور رات کی مستغفرانہ دعاؤں میں مبدل ہو گئی اور صبح کی شراب صبح کی نماز، تسبیح و تحمید و استغفار میں بدل گئی۔ بدیوں کو چھوڑ کر وہ نیکیوں کے خوگر ہو گئے۔ دنیا کی حرص و آز کو چھوڑ کر وہ کامل خدا پرست بن گئے۔ اور خدا کی راہ میں انہوں نے دھوپ اور آگ کو بھلا دیا۔ اور اپنی جانوں اور مالوں کو بخوشی قربان کرنا منظور کر لیا۔ ہر قسم کے فحش اور بے حیائی کے بجائے اخلاق فاضلہ کے مجسمے بن گئے۔ غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں ان میں ایسا انقلاب عظیم برپا ہوا کہ وہ وحشی سے انسان بنے پھر معمولی انسان سے مہذب انسان بنے اور پھر مہذب انسان سے کامل اور خدا نما انسان بنے۔ ملک عرب جو توہمات کی آماجگاہ تھا تاریکی اور جہالت اس پر چھائی ہوئی تھی آپؐ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں وہ خطۂ رضوان بن گیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں عباد الرحمان کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ زمین پر آرام سے چلتے ہیں (یعنی تکبر سے نہیں چلتے) اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں یعنی جہالت کی باتیں کرتے ہیں تو وہ لڑتے نہیں بلکہ کہتے ہیں ہم تمہارے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔ وہ راتوں کو سجدہ کرتے ہیں اور قیام کی حالت میں عبادت کرتے ہوئے گزار دیتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو معبود نہیں پکارتے اور نہ کسی جان کو جسے اللہ تعالیٰ نے حفاظت بخشی ہے قتل کرتے ہیں سوائے شرعی حق کے وہ زنا کاری کے قریب بھی نہیں پھٹکتے۔ وہ جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے اور جب لغو کے پاس سے گزرتے ہیں تو بزرگانہ طور پر گزر جاتے ہیں یعنی لغو کام میں حصہ دار نہیں بنتے وہ نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ بخل۔ وہ ہمیشہ اعتدال کی حدوں میں رہتے ہیں (الفرقان)

صحابہ کرامؓ میں آپؐ کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں یہ ساری صفات پیدا ہو گئی تھیں۔ وہ ان آیات کریمہ کے مصداق تھے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کی تعریف کی ہے چنانچہ ان کے صدق و وفا اور اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ" (الاحزاب)

صحابہ نے میری راہ میں جان دینے کا عہد کیا تھا اور پھر اس عہد کو پوری طرح نبھانے کی انہوں نے پوری کوشش کی چنانچہ ان میں بعض کو ایفائے عہد کا موقع مل گیا اور وہ میری راہ میں شہید ہو گئے اور بعض ابھی زندہ ہیں اور وہ موت کے ڈر سے اپنے قول کو ذرا بھی بدل نہیں گئے بلکہ وہ اس انتظار میں ہیں کہ انہیں جلد ایسا موقع مل جائے کہ وہ اپنی جانیں قربان کر کے میرے حضور سرخرو ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں "المؤمنین" کا لفظ کہہ کر صحابہؓ میں سے کسی فرد کو بھی اس کی وفاداری کے سرٹیفکیٹ سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا۔

پھر ان کے شوقِ جہاد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے جب پیغمبرِ رسول نے انہیں یہ کہہ دیا کہ میرے پاس تمہارے لئے سواری موجود نہیں تو:۔

"اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ" (توبہ)

یعنی اس غم میں ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے کہ ان کے پاس اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو کچھ نہیں۔

ان کی عبادات اور ذکر الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ" (الکہف)

یہ لوگ صبح و شام میری عبادت میں محو ہیں اور میری خاطر ہر قسم کی قربانی کر رہے ہیں۔

صحابہؓ اپنی خوبیوں اور قربانیوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی نظر میں اس قدر مقبول ہوئے کہ اس نے انہیں اپنی رضا کی سند عطا کر دی۔ فرماتا ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ" (البیّنۃ)
اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نجوم اور ستارے قرار دیا۔ اور فرمایا:۔
"اصحابی کالنجوم بایّھم اقتدیتم اھتدیتم"
میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کسی کی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم قوت قدسیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"کَمْ شَارِبٍ بِالرَّشْفِ دَنًّا طَافِحًا
فَجَعَلْتَہٗ فِی الدِّیْنِ کَالنَّشْوَانِ
کَمْ مُحْدِثٍ مُسْتَنْطِقِ الْعِیْدَانِ
قَدْ صَارَ مِنْکَ مُحَدَّثَ الرَّحْمٰنِ
کَمْ مُسْتَھَامٍ لِلرَّشُوْفِ تَعَشُّقًا
فَجَذَبْتَہٗ جَذْبًا اِلَی الْفُرْقَانِ
اَحْیَیْتَ اَمْوَاتَ الْقُرُوْنِ بِجَلْوَۃٍ
مَاذَا یُمَاثِلُکَ بِھٰذَا الشَّانِ
تَرَکُوا الْغَبُوْقَ وَبَدَّلُوْا مِنْ ذَوْقِہٖ
ذَوْقَ الدُّعَآءِ بِلَیْلَۃِ الْاَحْزَانِ"

بہت سے لوگ ایسے تھے جو خم کے خم لنڈھاتے تھے۔ آپ نے انہیں دین کا متوالا و شیدا بنا دیا۔ کتنے ہی سارنگیاں بجانے والے اور بدعتی تھے جو آپ کے طفیل خدائے رحمان سے ہمکلام ہو گئے کتنے ہی لوگ ایسے تھے جو معطر و حسین عورتوں کے عشق میں سرگرداں تھے اور آپ انہیں فرقان کی طرف کھینچ لائے آپ نے صدیوں کے مردوں کو ایک ہی جلوہ میں زندہ کر دیا۔ کون ہے جو اس شان میں آپ کا نظیر ہو سکے۔ انہوں نے شام کی شراب کو ترک کر دیا اور اس کی لذت کے بدلے انہوں نے راتوں کو دعا کی لذت کو اختیار کر لیا۔

یوں تو ہر نبی نے اپنے اپنے وقت میں اپنی قوم کی اصلاح کی اور انہیں روحانیت کی منازل طے کرائیں مگر جس شان اور مرتبہ کی اصلاح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے۔ اس کے مقابلہ میں باقی انبیاء کی اصلاحیں ہیچ نظر آتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"سب سے اعلیٰ نمونہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا کہ ایک قوم جو نجاست پر بیٹھی ہوئی تھی اس کو نجاست سے اٹھا کر گلزار میں پہنچا دیا اور وہ جو روحانی بھوک اور پیاس سے مرنے لگے تھے ان کے آگے اعلیٰ روحانی غذائیں اور شیریں شربت رکھ دیئے۔ ان کو وحشیانہ حالت سے انسان بنایا۔ پھر معمولی انسان سے مہذب انسان بنایا اور مہذب انسان سے کامل انسان بنایا۔ اور اس قدر ان کے لئے نشان ظاہر کئے کہ ان کو خدا دکھلا دیا اور ان میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی کہ انھوں نے فرشتوں سے ہاتھ جا ملائے۔ یہ تاثیر کسی اور نبی سے اپنی امت کی نسبت ظہور میں نہ آئی۔ کیونکہ ان کے صحبت یافتہ ناقص رہے۔"
(حقیقۃ الوحی)

"یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانٍ"
اے اللہ تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود بھیجتا رہ اس دنیا میں بھی اور دوسرے عالم میں بھی۔

○

٭ سورج۔ چاند اور اجرام فلکی ستارے وغیرہ وقت اور موسم کے پابند ہیں۔ ان کے کسی کام میں تیزی یا کمی نہیں۔ مقررہ رفتار سے چل رہے ہیں اس میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ ہم وقت کی پابندی کریں اور ایک باقاعدہ رفتار سے اپنے کاموں کو سرانجام دیتے رہیں۔ کائنات کی ہر چیز میں نظم و ضبط اور ربط پایا جاتا ہے۔ انسان اس نظم و ضبط اور ربط کو دیکھ کر اپنے ہر عمل ہر کردار اور ہر قول کے اندر نظم و ضبط اور ربط پیدا کرے۔

انسان کی اصلاح اور ہدایت کا تیسرا ذریعہ کان ہیں۔ یہ اس لئے دیئے گئے ہیں کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کے رسول نبی اور مامور دنیا میں آئیں ان کی آواز پر کان دھرو۔ جس کام کے کرنے کا وہ حکم دیں وہ کرو اور جس کام سے وہ روکیں اس کو نہ کرو۔ ان کے اخلاق اور کردار کی پیروی کرو۔ اچھی باتیں سنو اور عمل کرو۔ بری باتوں کو رد کر دو۔

انسان کی اصلاح کا چوتھا ذریعہ عقل اور شعور ہے۔ عقل اور شعور کو کام میں لا کر اللہ تعالیٰ کی کتابوں سے اپنی اصلاح اور ہدایت کے لئے سامان تلاش کرے۔ اگر کسی نبی اور مامور کا زمانہ میسر نہ ہو تو پھر آسمانی کلام پر غور اور تدبر کر کے صراط مستقیم حاصل کرے۔ (باقی صفحہ ۵ پر)

انسان کی ہدایت کے قدرتی وسائل

مکرم رانا فیض بخش صاحب خانوی۔ بستی جمال والا۔ ضلع ملتان

انسان خداتعالیٰ کو بہت عزیز ہے وہ نہیں چاہتا کہ انسان شیطانی طاقتوں کا آلۂ کار بن کر دکھوں، تکلیفوں اور مصائب کا شکار ہو جائے اس کی مادی اور روحانی زندگی تباہ ہو جائے۔ اس لئے اس نے انسان کی اصلاح اور ہدایت کے لئے مختلف قسم کے ذرائع اور وسائل پیدا کئے ہیں تاکہ عقل اور شعور رکھنے والا انسان ان ذرائع سے رہنمائی حاصل کر کے مصائب و آلام سے بچ جائے اور راہ راست پر اپنی زندگی کو ڈھالتا چلا جائے۔ انسان حیوان تو تھا ہی لیکن اس کی زندگی کا صرف یہ مقصد ہو کر دنیا میں رہ کر صرف کھاتا جیتا رہے اور نسل کو بڑھاتا ہے۔ انسان کی زندگی کا مدعا اور مقصد عظیم اور وسیع ہے اس نے اعلیٰ اخلاق اور عادات، حقوق و انصاف کو قائم کر کے مادی دنیا کو بہشت بنانا تھا، دنیاوی بہشت کے صلہ میں آئندہ زندگی میں روحانی بہشت حاصل کرنا تھا۔ لہٰذا اس کام کی تکمیل کے لئے خالق حقیقی نے انسان کو بعض امتیازی طاقتیں عطا کر رکھی ہیں تاکہ ان کو استعمال کر کے وہ روحانی اعلیٰ مقاصد حاصل کرنے کے قابل ہو سکے۔

انسان کے اندر ایک قوت رکھی گئی ہے۔ جس کو عرف عام میں ضمیر کہتے ہیں اور مذہبی علوم میں اس کا نام ملکوتی قوت ہے۔ یہ قوت ہر پڑھے لکھے اور ان پڑھ جاہل انسان میں موجود ہے۔ جب بھی انسان برائی کرنے لگے یا خداتعالیٰ کے فطرتی قانون کو توڑنے لگے یہ قوت فوراً روکنے کے لئے آ موجود ہوتی ہے دلائل اور براہین دے کر انسان کو برائی سے منع کرتی ہے۔ سعید الفطرت انسان اس اندرونی عطا کا کہا مان کر گناہ سے رک جاتا ہے۔ اگر وجود میں شیطانی قوت کا غلبہ ہو تو گناہ کے فعل کو کر گزرتا ہے۔ جو انسان بار بار گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے یہ طاقت ملکوتی کمزور ہوتی چلی جاتی ہے بالآخر انسان پر وہ وقت بھی آ جاتا ہے کہ یہ طاقت ہمیشہ کے لئے مر جاتی ہے اور انسان کلی طور پر شیطان کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ شیطان انسان کو ابدی جہنم میں جا ڈالتا ہے۔ مرنے کے بعد یہی طاقت وجودی شکل میں متمثل ہو کر سامنے آئے گی اور کہے گی کہ میں نے تجھے اے انسان فلاں فلاں گناہ اور برائی سے روکا تھا مگر تو نے میرا کہا نہ مانا اور شیطان کے پیچھے ہو لیا۔ اب اپنی بدکرداری کا مزا چکھ۔ ہر انسان کو اس ملکوتی عالم کی آواز پر کان دھرنا چاہیئے۔

انسان کے جسم میں دوسرا عضو آنکھ ہے جو ہدایت کا ذریعہ ہے۔ خداتعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ کائنات کی اشیاء اور وجودوں پر غور کرو اس میں تمہارے لئے بڑا سبق موجود ہے۔ دیکھو کتا ایک نجس جانور ہے۔ اگر ایک کتا دوسرے محلہ یا گاؤں میں چلا جائے تو اس محلہ اور گاؤں کے تمام کتے اس پر حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ چیر پھاڑ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ محلہ یا گاؤں میں کوئی بڑا جانور شیر، بھیڑیا اور ریچھ وغیرہ آ جائے تو تمام کتے مل کر اس بڑے جانور پر پل پڑیں گے۔ اس سے انسان کو یہ سبق ملتا ہے کہ جب انسانیت کو کوئی شدید خطرہ لاحق ہو تمام جھگڑے اور برادری کے تنازعات کو پس پشت ڈال کر سب متحد ہو کر اس عظیم خطرے کا مقابلہ کریں۔ کتے کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ مالک اسے ایک روٹی ڈالتا ہے اس ایک روٹی کے عوض وہ چوبیس گھنٹے اس کے گھر اور اس کے مویشیوں کی چوکیداری اور نگرانی کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اس نگرانی میں وہ جان کی بازی لگا دیتا ہے کتے کی یہ صفت بھی سبق دیتی ہے کہ وہ خداتعالیٰ جس نے ان گنت بن مانگے انسان کو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ہم ان کے عوض ہر چیز اپنے مالک کے لئے قربان کر دیں۔ اگر جان دینے کی ضرورت ہو تو جان بھی دے دیں۔

چیونٹی ایک حقیر جانور ہے۔ گرمیوں میں دانہ غلہ بلوں میں جمع کر لیتی ہے۔ حفاظتی اقدام کے طور پر موسم برسات سے پہلے دانہ کی نوک کو کاٹ کر باہر پھینک دیتی ہے۔ تاکہ نمی سے دانہ اگ نہ پڑے۔ اس میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ ہم بھی مستقبل کا خیال رکھیں اگر ہماری ضروریات خوراک اور لباس اور مکان کو کوئی خطرہ لاحق ہو تو اس کا پیشگی حفاظتی انتظام کر لیں۔ ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر آنے والی بہنوں کی خدمت میں

اللہ تعالیٰ آپ کا جلسہ سالانہ پر آنا مبارک کرے اور یہاں کے قیام سے آپ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق حاصل ہو۔ لجنات کو چاہیئے کہ مندرجہ ذیل باتیں اپنی ممبرات تک پہنچا دیں۔ اور تمام مستورات کو چاہیئے کہ ان باتوں کا خیال رکھیں:-

۱۔ یہ تین دن بہت بابرکت دن ہوتے ہیں۔ اپنے اوقات ضائع نہ کریں۔ تسبیح و تحمید کرتی رہیں۔ پورا پروگرام سُننے اور سمجھنے کی کوشش کریں۔ بچوں کو بھی یہی تلقین کریں۔

۲۔ بچوں کی حفاظت کریں۔ اِدھر اُدھر پھرنے نہ دیں۔

۳۔ قیمتی اشیاء ساتھ نہ لائیں۔ اگر لائیں تو ان کی حفاظت کریں۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ بہت سی عورتیں یہاں آکر بستر مانگتی ہیں۔

۴۔ صفائی کا بہت زیادہ خیال رکھیں۔ کہیں راستے میں کاغذ، چھلکا وغیرہ نہ پھینکیں۔ بچوں کو راستوں میں قضائے حاجت کے لئے نہ بٹھائیں۔

۵۔ پردہ کا سفر میں بھی اور یہاں اپنے قیام میں بھی خاص خیال رکھیں۔

۶۔ بغیر وجہ اور بغیر حق کے سٹیج اور حلقہ خاص کا ٹکٹ نہ مانگیں۔ ایک محدود تعداد میں ہی یہ ٹکٹ دیا جاسکتا ہے۔ اپنے ساتھ کمبل، کھیس، گدیلا لائیں اور بچھا کر جلسہ گاہ میں بیٹھیں۔

۷۔ خود خاموشی سے پروگرام سُنیں اور دوسری بہنوں کو سُننے دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دُعائے مغفرت

میری بیٹی عزیزہ بدر النساء بیگم اہلیہ چوہدری خورشید اسلم صاحب انسپکٹر سنٹرل ایکسائز و لینڈ کسٹمز نوشہرہ چھاؤنی بقضائے الٰہی مورخہ ۲۰ر نومبر ۱۹۷۷ء کو وفات پاگئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھی اس کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(میاں) محمد یعقوب۔ محلہ دار النصر غربی۔ ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرا لڑکا عزیزم عبد المالک پراچہ کئی روز سے معدہ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے (عبد القیوم پراچہ۔ دار الیمن ربوہ)

۲۔ میرے والدین انگلستان سے پاکستان آرہے ہیں۔ ان کی بخیریت آمد نیز میرے چھوٹے بھائی رشید احمد کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے اس کی کامل صحت کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (میاں غلام احمد۔ محکمہ انہار فیصل آباد)

۳۔ خاکسار بعارضہ خرابی جگر و طحال و ورم معدہ تقریباً تین چار ماہ سے بیمار ہے۔ اب کمزوری حد سے بڑھ گئی ہے۔ جملہ بہن بھائی میری صحت کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

(احمد بی بی مددگار کارکن گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول۔ ربوہ)

۴۔ میرے بڑے بھائی مکرم نذیر احمد رانا صاحب لاہور کی اہلیہ امۃ الحفیظ صاحبہ دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفا دے۔

(رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بہاولپور)

۵۔ میرے ہم زلف مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب کی پوتی ہما طویل عرصہ سے بیمار ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (رانا مبارک احمد بہاولپور)

۶۔ میری ہمشیرہ شگفتہ شہزادی عرصہ سے گردہ کی بیماری سے شدید بیمار ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے اور ہماری پریشانیاں دور فرمائے۔

(طارق محمود طاہر ابن میاں اصغر علی صاحب۔ لاہور)

۷۔ میری بھانجی اور میری بہو تقریباً دو ہفتہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے ہر دو کی صحت کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد الرحمٰن۔ کنری۔ سندھ)

انسان کی ہدایت کے قدرتی وسائل (بقیہ صفحہ ۴)

پانچواں ذریعہ اصلاح کا قوتِ گویائی ہے۔ یہ اس لئے عطا ہوتی ہے کہ پڑھ سکے، پڑھا سکے، تبلیغِ ہدایت کرسکے، گالی گلوچ کے لئے یہ زبان عطا نہیں ہوتی۔

چھٹا ذریعہ ہدایت اور اصلاح کے لئے انسان کو طویل بچپن عطا کرنا ہے۔ یہ اس لئے عطا ہوتا ہے کہ اس لمبے بچپن میں علم و ہنر، تہذیب اور اخلاق سیکھنے کا کافی وقت مل سکے۔ جب بھی انسان سوسائٹی میں آئے وہ ایک مفید انسان ہو۔ مخلوق خدا اُس سے امن اور آرام حاصل کرے۔ حیوانوں نے علوم اور فنون حاصل نہ کرنے تھے اس لئے ان کا بچپن کا زمانہ بہت قلیل رکھا گیا۔ یہ نصف درجن طاقتیں انسان کے اندر امتیازی ہیں اور یہ تمام ہدایات حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اگر انسان ان طاقتوں سے صحیح کام لینے لگ جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ اپنی مراد کو پالے گا۔

اطفال و ناصرات کے چندہ وقفِ جدید کی طرف خاص توجہ دیں

سالانہ اجتماع ۱۹۷۷ء کے موقعہ پر خدام نے اور دیگر نمائندگان شوریٰ نے وعدہ کیا تھا کہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۷ء تک دفتر اطفال وقفِ جدید کی مد میں ایک لاکھ روپیہ کی وصولی مکمل کرکے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش پوری کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ چنانچہ آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر آپ مندرجہ ذیل طریق کے مطابق مستعدی سے کام شروع کریں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی ہوگی:-

۱۔ جن اطفال نے وقفِ جدید میں اب تک کوئی حصہ نہیں لیا ان کی فہرست بنائی جائے اور کم از کم -/۱۲ روپے فی طفل وعدہ لیا جائے۔

۲۔ وعدہ خاص وقفِ جدید جس کی شرح ۲۵۔۵۰، ۱۰۰ روپے اور اس سے زائد ہے کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ اور مخیر احباب کے بچوں سے یہ وعدہ جات وصول کریں۔

۳۔ مستعد خدام کے وفود بنا کر حضور ایدہ اللہ کے ارشادات کی روشنی میں بچوں کو چندہ وقفِ جدید کی طرف توجہ دیں۔

۴۔ کم از کم شرح چندہ وقفِ جدید -/۱۲ روپے ہے ہر طفل سے یہ چندہ ضرور وصول کریں۔

۵۔ وقفِ جدید کے چندہ میں اطفال اور ناصرات دونوں شامل ہونے چاہئیں۔ ناصرات کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائیں۔

۶۔ "دفتر اطفال وقفِ جدید" کا جو چندہ بھی وصول فرمائیں۔ اس کی رسیدات بچوں کے نام سے کٹوائیں۔ یہ بات یاد رہے کہ اس وقت تک ایک لاکھ کے بجٹ میں سے کل وصولی ۲۰ ہزار روپے ہوتی ہے اور وعدہ جات صرف ۶۸ ہزار روپے کے حاصل ہوئے ہیں۔ یہ کمی جلد از جلد پوری فرما کر خدا تعالیٰ سے اجر کریم حاصل کریں۔

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم ملک بشیر احمد صاحب (اعوان) انسپکٹر مال وقفِ جدید کو بتاریخ ۱۳ر نومبر ۱۹۷۷ء بروز اتوار تین بیٹوں کے بعد پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "عطیۃ المنان" تجویز فرمایا ہے۔

نومولودہ مکرم ملک محمد عظیم صاحب ابن میاں حسن دین صاحب مرحوم آف بوچھال کلاں ضلع جہلم کی پوتی اور مکرم مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اسے نیک خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(صوفی) خدا بخش عبد زیروی نائب ناظم مال (اطفال) وقفِ جدید۔ ربوہ)

نمایاں کامیابی

عزیزم آفتاب احمد ابن مکرم ارشاد احمد صاحب نے بفضلہ امسال میٹرک کے امتحان میں گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول نمبر ۱ اوکاڑہ سے ۶۲۰/۸۵۰ نمبر حاصل کرکے ضلع بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

عزیزم آفتاب احمد محنتی، ہونہار اور مخلص احمدی نوجوان ہے احباب جماعت اس کی مزید شاندار ترقیات کے حصول کے لئے دعا فرمائیں۔

(حافظ محمد صدیق ورک آشد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ اوکاڑہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلسِ عاملہ خدّام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

برائے سال ٥٧-١٣٥٦ ہش / ٧٨-١٩٧٧ء

مندرجہ ذیل احباب کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا عہدیدار مقرر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا کرے اور اپنے فضلوں سے نوازے آمین۔

١۔ نائب صدر — مکرم محمد شفیق قیصر صاحب
٢۔ مہتمم خدمتِ خلق — ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی
٣۔ " اصلاح و ارشاد — " قریشی محمد انور صاحب
٤۔ " تربیت — " محمد اسلم شاد صاحب
٥۔ " اطفال — " لئیق احمد صاحب طاہر
٦۔ " عمومی — " مبارک احمد صاحب طاہر
٧۔ " صنعت و تجارت — " مرزا محمد لقمان صاحب
٨۔ " اشاعت — " صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب
٩۔ " مجالس بیرون — " مبارک احمد خان صاحب
١٠۔ " امور طلباء — " صادق علی صاحب
١١۔ " تجنید — " عبدالمجید صاحب
١٢۔ " مال — " شیخ مبارک احمد صاحب
١٣۔ " تحریکِ جدید — " حبیب اللہ صاحب احمدی
١٤۔ " وقارِ عمل — " سید قاسم احمد صاحب
١٥۔ " صحتِ جسمانی — " مرزا محمد الدین صاحب ناز
١٦۔ " تعلیم — " حافظ مظفر احمد صاحب
١٧۔ " مقامی — " محمود احمد صاحب
١٨۔ معتمد — " منیر احمد صاحب بسمل
١٩۔ محاسب — " منور شمیم خالد صاحب

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

میری بیٹی صغریٰ ڈار صاحبہ M.B.B.S. D.C.H. M.R.C.P. کے نکاح کا اعلان محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسجد فضل لندن میں ڈاکٹر مختار احمد خان صاحب M.D آف جرمنی کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر کیا اور ١٩ نومبر کو خوشحال میں رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔

احباب جماعت سے اس شادی کے ہر لحاظ سے مبارک و کامیاب ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

(عبدالکریم ڈار آف سیالکوٹ حال لندن)

تصحیح

الفضل یکم دسمبر ١٩٧٧ء میں جلسہ سالانہ مردانہ کا پروگرام شائع ہوا ہے۔ ٢٧ ماہ دسمبر ١٩٧٧ء کے اجلاس اوّل کی آخری تقریر کے عنوان "مسلمان عورت کا مقام اور خلقِ احصان" میں لفظ احصان ص کی بجائے س سے تحریر کیا گیا ہے جو درست نہیں ہے احباب اس کی تصحیح کر لیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پروگرام شبینہ اجلاس برموقع جلسہ سالانہ

بمقام جلسہ گاہ جلسہ سالانہ بوقت بعد نماز عشاء بتاریخ ٢٦ دسمبر ١٩٧٧ء

٠٠-٧ تا ١٥-٧	تلاوت قرآن مجید و نظم	
١٥-٧ تا ٣٥-٧	یتامیٰ و بیوگان کے بارہ میں اسلامی تعلیم	مکرم عبدالحمید خان صاحب جامعہ احمدیہ
٣٥-٧ تا ٥-٨	مقامِ حدیث	مکرم حبیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ
٥-٨ تا ٣٥-٨	غلبۂ اسلام کی بابت پیشگوئیاں	مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی (انچارج شعبہ رشتہ ناطہ)

(ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواستِ دعا

گذشتہ سال اللہ تعالیٰ نے مجھے دو جڑواں بچے عطا فرمائے تھے جن کی صحت بہت ہی کمزور تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کرتے رہے۔ الحمدللہ کہ اب بچے تندرست ہیں۔ میں احباب کا شکر گزار ہوں اور مزید درخواستِ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تندرستی والی لمبی زندگی دے۔

(ناصر رشید نیشنل بنک سول لائن شیخوپورہ)

ہومیوپیتھک شائقین فن متوجہ ہوں

مارکیٹ میں نایاب۔ گراں قدر معلومات شہرت یافتہ مستند کتب جن میں سر سے پاؤں تک کے امراض پر عالمانہ رنگ۔ نئے انداز۔ آسان زبان میں مبتدی اور ماہرِ فن کے لئے مفید معلومات درج ہیں۔ امریکن و جرمنی سربمہر ادویات کی خریداری اور پیچیدہ سے پیچیدہ امراض کے شافی علاج کے لئے تشریف لاویں۔

ڈاکٹر صوفی علی محمد آر۔ ایم۔ پی

صوفی ہومیو شفاخانہ رحمت بازار۔ ربوہ

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ

ہمارا نصب العین

خدمت — دیانت — امانت

پاکیزہ فضا، پُروقار ماحول میں سکونت اختیار کیجئے مرکزِ احمدیت ربوہ میں رہائشی پلاٹ حاصل کرنے کا

نادر موقع

تفصیلات کے لئے رجوع کیجئے

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز

ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن (رحمت بازار) ربوہ

آپ کو معلوم ہی ہے؟

کہ

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے مشہور شاگرد حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے چشمۂ فیض کا نام اب

مشہور دواخانہ

رکھ لیا گیا ہے اور اب خط و کتابت میں اتنا پتہ لکھنا ہی کافی ہوتا ہے
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ١
فون ٢٨٤٤٣ — حکیم عبدالحمید

رجسٹرڈ نمبر ایل ٥٢٥٤

جنتری ١٩٧٨ء مفید طبی معلومات کے ساتھ جلسہ سالانہ پر مفت حاصل کریں۔ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ